امام کے ساتھ ایک رکعت ملی، تو باقی تین رکعتیں کیسے پڑھے؟

ریفرنس نمبر: Sar7340   تاریخ: 14-06-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی اور بقیہ تین رکعتیں نکل گئیں، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟ کیا وہ تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر پڑھے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو شخص جماعت کے ساتھ چار رکعت والی نماز میں آخری رکعت میں شامل ہوا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ و تسمیہ پڑھے اور سورۂ فاتحہ یعنی اَلْحَمْد شریف کے ساتھ سورت ملائے، پھر رکوع و سجود کے بعد قعدہ کرے اور اس میں تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور اس دوسری رکعت میں بھی اَلْحَمْد شریف کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں قعدہ کیے بغیر کھڑا ہو جائے اور پھر ایک رکعت مزید پڑھے، اس میں صرف اَلْحَمْد شریف پڑھے اور رکوع و سجود کے بعد تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یہ طریقہ زیادہ راجح قول کے مطابق ہے، ورنہ ایک اور طریقہ بھی ہے جو نیچے جزئیات میں مذکور ہے۔

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

مسبوق (جس کی امام کے ساتھ ایک یا چند رکعتیں رہ گئیں) کے بقیہ رکعتوں کو ادا کرنے کے متعلق اصول یہ ہے کہ یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ رکعتیں ادا کرتے وقت قراءت کے حق میں پہلی اور تشہد کے حق میں دوسری رکعت پڑھے گا، لہٰذا اس صورت میں پہلی رکعت کی طرح ثنا، تعوذ و تسمیہ اور فاتحہ کے بعد سورت بھی ملائے اور یہ ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے، لہٰذا تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت ہو گی، اس لیے قعدہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا حکم ہے، اس کے بعد کھڑا ہو گا، تو قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی دوسری رکعت ہو گی، لہٰذا اس میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کا حکم ہے اور تشہد کے اعتبار سے یہ اس کی تیسری رکعت ہو گی، اس لیے قعدہ میں نہیں بیٹھے گا اور آخری رکعت میں قیام کے لیے کھڑا ہو گا، تو قراءت کے اعتبار سے یہ اس کی تیسری رکعت ہو گی، لہٰذا اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے گا۔

البتہ اگر مسبوق امام کے بعد والی رکعت میں قعدہ نہ کرے، بلکہ سلام کے بعد دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے، تو اس طرح بھی نماز ہو جائے گی کہ ایک اعتبار سے یہ پہلی رکعت ہے اور پہلی رکعت میں قعدہ نہیں ہوتا، لیکن بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی سلام کے بعد پہلی رکعت مکمل کر کے قعدۂ اولیٰ کرے۔

ایک رکعت پانے والے مسبوق کے بقیہ نماز ادا کرنے کے طریقہ کے متعلق مصنف عبد الرزاق میں ہے:"عن الشعبي، أن جندبا، ومسروقا، أدركا ركعة من المغرب فقرأ جندب، ولم يقرأ مسروق خلف الامام، فلما سلم الامام قاما يقضيان، فجلس مسروق في الثانية والثالثة، وقام جندب في الثانية فلم يجلس، فلما انصرفا تذاكرا ذلك فأتيا ابن مسعود فقال: كل قد أصاب أو قال: كل قد أحسن ونفعل كما فعل مسروق" ترجمہ: امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب اور امام مسروق علیہما الرحمۃ نے مغرب کی ایک رکعت (امام کے ساتھ) پائی، تو حضرت جندب نے قراءت کی اور امام مسروق نے امام کے پیچھے قراءت نہیں کی، پھر جب امام نے سلام پھیرا، تو دونوں نے بقیہ رکعتیں ادا کیں، تو امام مسروق دوسری اور تیسری رکعت میں بیٹھے اور حضرت جندب دوسری رکعت میں قعدہ کیے بغیر کھڑے ہوئے، پھر جب دونوں اس معاملہ پر بات کرتے ہوئے واپس پلٹے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے (قعدہ کرنے کے متعلق) ارشاد فرمایا: دونوں نے درست کیا یا فرمایا اچھا کیا **اور (فرمایا) ہم اسی طرح کرتے ہیں جیسے مسروق نے کیا۔**

(مصنف عبد الرزاق، باب مایقرأ فیما یقضی، جلد2، صفحہ148، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور بدائع الصنائع، حلبی کبیر، فتاوی عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ کتب فقہ میں ہے واللفظ للاول:" ولو أدرك مع الامام ركعة في ذوات الأربع فقام إلى القضاء، قضى ركعة يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة ويتشهد ثم يقوم فيقضي ركعة أخرى يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة" ترجمہ: اور اگر کسی نے چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت پائی، تو جب بقیہ رکعات پڑھنے کے لیے کھڑا ہو، تو ایک رکعت یوں ادا کرے کہ اس میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور تشہد پڑھے پھر کھڑا ہو اور دوسری رکعت ادا کرے اور اس میں بھی سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل فی حکم فساد ھذہ الصلوات، جلد2، صفحہ165، مطبوعہ کوئٹہ)

مسبوق کے بقیہ رکعتیں ادا کرنے کے اصول کے متعلق تنویر الابصار و درمختار میں ہے:"(والمسبوق من سبقه الامام بها أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ... **ويقضي اول صلاته في حق قراءة و آخرها في حق تشهد**، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها" ترجمہ: اور مسبوق کہ جس کی امام کے ساتھ تمام یا بعض رکعتیں رہ جائیں وہ اپنی بقیہ

رکعتیں ادا کرنے میں منفرد ہے، حتی کہ وہ ثنا اور تعوذ پڑھے گا اور قراءت بھی کرے گا۔ **اور مسبوق قراءت کے حق میں پہلی رکعت اور تشہد کے حق میں دوسری رکعت پڑھے گا**، لہذا فجر کے علاوہ کی نمازوں میں ایک رکعت پانے والا، دو رکعتوں کو سورۂ فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کرے اور ان کے درمیان تشہد بھی پڑھے اور چار رکعت والی نماز کی چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس سے پہلے قعدہ نہ کرے۔

ایک رکعت پانے والا مسبوق اگر اپنی دوسری رکعت کے بعد قعدہ کرے، تب بھی نماز ہو جانے کے متعلق در مختار کی عبارت (وتشهد بينهما) کے تحت ردالمحتار میں ہے: "قال في شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا ولم يلزمه سجود السهو لكون الركعة اولى من وجه" ترجمہ: شرح منیہ میں فرمایا کہ اگر وہ ان دو رکعتوں کے درمیان نہ بیٹھے، تو بھی استحساناً، جائز ہے، قیاساً (جائز) نہیں اور اس پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا، کیونکہ ایک اعتبار سے یہ اس کی پہلی رکعت ہی ہے۔ **(الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد2، صفحہ 417، 418، مطبوعہ کوئٹہ)**

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "قولِ ارجح میں اُسے (مسبوق کو) یہی چاہیے کہ سلام امام کے بعد ایک ہی رکعت پڑھ کر قعدہ اولیٰ کرے، پھر دوسری بلا قعدہ پڑھ کر تیسری پر قعدہ اخیرہ کرے۔۔۔ مگر اس کا عکس بھی کیا کہ دو پڑھ کر بیٹھا پہلی پر قعدہ نہ کیا، پھر تیسری پر قعدہ اخیرہ کیا، تو یوں بھی نماز جائز ہو گی، سجدہ سہو لازم نہ آئے گا۔۔۔ اقول: (میں کہتا ہوں) یہ فیصلہ بعینہا فتویٰ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہے۔" **(فتاوی رضویہ، باب الامامۃ، جلد6، صفحہ 381، 380، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

03 ذو القعدۃ الحرام 1442ھ/14 جون 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے